جلد ۵ | نمبر ۳۶ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۰۶ء

بشارت دی کہ اک بیٹا ہی تیرا جو ہوگا ایک نشاں میرا
کرونگا دور اُس ماہ سی اندھیرا دکھاؤنگا کہ اک بھیرا
بشارت کیا ہی اک الکی نشانی فضلمان الذی اخر ما وی

اخبار جو ہر جمعہ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ خدا کے فضل و کرم سے بہ خیر و عافیت ہیں۔ حضور حالات حاضرہ پر ایک مضمون لکھنے کا عزم فرما چکے ہیں ہفتہ میں تین بار باقاعدہ درس ہوتا ہے۔

موسم سرما سر پر ہے یتیم خانہ احمدیہ کی طرف توجہ کی جاوے۔ احباب کو جلسہ سالانہ کی تیاری کرنی چاہیئے۔

تقدیر

مسئلہ تقدیر اور تدبیر کا
ہے بہت پیچیدہ اور اُلجھا ہوا
اِک نئے اسلوب سے آساں ہے جو
میں بتاتا ہوں تجھے اے نیک خو
رہتا ہے ناکام گر عاقل کبھی
گو نہیں تدبیر میں کرتا کمی
یاد اس کو یہ دلاتا ہے خدا
اِک خدا ہے عقل سے تیری جدا
عقل کُل کہتے ہیں جس کو باکمال
بہتری کا سب کے ہے جس کو خیال
وہ وہی کرتا ہے جس میں فائدہ
ایک اور دو کا نہو ہو خلق کا
بر خلاف اسکے مری عقل اور تری
اپنی اپنی سوجھتی ہے بہتری
عقل کُل کی ہے جو تدبیر اے اخی
ہے وہی تقدیر اور قسمت وہی

تنبیہ

قول یہ سنکر اگر تو یہ کرے
بیٹھ جائے ہاتھ پاؤں توڑ کے
عقل کُل کرتی ہے سب کا انتظام
عقل سے میں کیا کرونگا لیکے کام
یہ تری ناشکری اے نادان ہے
عقل کیا ہے؟ زیور انسان ہے
عقل ہے نور الٰہی کی شعاع
ہے گنہ اُس سے نہ کرنا انتفاع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفید اور کارآمد نصیحتیں

۱- وہ شخص لعنتی ہے جو باپ اور بھائیوں میں جدائی ڈالے۔

۲- خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی غیر کو شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کی نافرمانی اور جھوٹی قسم کھانا تمام گناہوں سے بڑے گناہ ہیں۔

۳- بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کرو یعنی بھوکا ہونے پر نہ کہو کہ ہمکو بھوک نہیں۔

۴- پانی پینے میں تین بار سانس لینا چاہیئے

۵- کسی جاندار حیوان یا انسان کے منہ پر مارنا اور داغ دینا گناہ ہے۔

۶- جانوروں کو آپس میں لڑانا اور ان کو اونکے گھونسلے ہلا کر انڈوں بچوں پر سے اڑا دینا جائز نہیں ہے۔

۷- کھاتے وقت بسم اللہ کہکر شروع کرے اور داہنے ہاتھ سے اور اپنے آگے سے کھاوے۔

۸- تمام بہتانوں میں بڑا بہتان یہ ہے کہ آدمی آنکھوں دیکھے بغیر کسی امر یا چیز کو کہے کہ میںنے دیکھا ہے۔

۹- نرمی کرو اور سختی اور بیحیائی سے بچو۔

۱۰- بات کرنے سے پہلے سلام کرنا چاہیئے۔

۱۱- سلام کا شروع کرنے والا غرور سے بری ہے

۱۲ جو مخلوق پر رحم نہیں کرتا خدا اس پر رحم نہیں کریگا۔

قرآن اور حقوق نسوان

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ

یہ آیت باوجود انتہائی ایجاز و اختصار کے ایسی جامع ہے کہ تفصیل ہی اُسکے مقابلہ میں ہیچ ہے مقصود آیت کا یہ ہے کہ عورت ایک خصوصیت کے سوا تمام حقوق میں مرد کی برابر ہے اور وللرجال درجۃ اسی فوقیت و امتیاز کو ظاہر کرتا ہے اور اسی فوقیت کی خدا تعالیٰ نے خود یوں تفسیر کی ہے الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ اس فوقیت یا درجہ سے قطع نظر کرکے عورت ہر طرح سے مردوں کی برابر حقوق رکھتی ہے اور دونوں میں از روئے حقوق کوئی کمی بیشی یا چھوٹائی بڑائی نہیں ہے لیکن خدا تعالیٰ نے عورت کو مالہا و ما علیہا کو خود بیان نہیں فرمایا۔ بلکہ عزت و ایمان کے تعیین و تقرر کا مدار ٹھہرایا جس سے مرد و نکو عورتوں کے ساتھ سلوک کرکے ایک صحیح میزان معلوم ہو گئی اور جس سے وہ سمجھ سکتے ہیں کہ جب وہ خود بیوی سے کسی امر کے خواستگار ہوں اور حقدار کی طرح سے اسکا مطالبہ کریں تو انپر بھی اس امر کے مقابلہ میں اسی طرح امر واجب ہو جاتا ہے۔ اور بیوی حقدار ہوتی ہے کہ اسکا مطالبہ کرے اسی راز کو سمجھکر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا انی لأتزین لامرأتی کما تتزین لی یعنی میں بھی اپنی بیوی کی خاطر ویسے ہی زینت کرتا ہوں جیسے کہ وہ میرے لئے سنگار کرتی ہے۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ میں مثل سے یہ مراد نہیں ہے۔ کہ جو مرد کا حق ہے یا جو کچھ شوہر کے لئے کرے وہی بیوی کا حق مرد پر ہے۔ یا مرد کو بھی عوض میں وہی کرنا چاہیئے۔ بلکہ مراد اس سے تبادلہ حقوق ہے۔ بجالیکہ حقوق میں مساوات کی نسبت ہو۔ یعنی جو کام بیوی شوہر کے لئے کرے شوہر کو بھی بیوی کے ساتھ اسی کے برابر کا کام کرنا چاہیئے۔ اس لئے کہ زن و شو بھی دونوں مماثل ہیں۔ ان کے باہمی حقوق و اعمال بھی مماثل و مساوی ہی ہونے چاہئیں اور واقعی یہ ہے کہ جب زن و مرد دونوں آدمی ہیں۔ دونوں عقل رکھتے ہیں دونوں مصلحتوں کو سوچ سکتے ہیں۔ دونوں کے پہلو میں یکساں طور پر الیسا دل ہے جو ملائم و مناسب اُمور سے خوش ہوتا ہے اور نا ملائم اور نا مناسب سے ناخوش تو پھر یہ عدل و انصاف نہیں کہ دونوں صنفوں میں سے ایک صنف دوسرے پر ظلم و تحکم کرے اور اسے غلام بنا کر اس سے غلامانہ خدمت لے خصوصاً زوجیت کے عقد اور مشترکہ حیات میں داخل ہو کر جس میں سعادت حاصل ہو ہی نہیں سکتی جب تک کہ زوجین ایک دوسرے کا احترام نہ کریں۔ اور ایک دوسرے کے حقوق کا خیال نہ رکھیں +

ناظرین

فاروق خسرو اور یا فاروق

کی اشاعت بڑھاویں۔

ناشر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان۔ مورخہ ۱۸۔ نومبر ۲۰ء

کلام الامام

از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گذشتہ اشاعۃ سے آگے

اب میرا یہ دعویٰ کہ اس صدی پر میں تجدید دین کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ صاف صاف میں زور سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے مامور کیا ہے اور اسپر ۲۲ برس سے زیادہ کا عرصہ گذر گیا ہے۔ اسقدر عرصہ تک میری تائید و نصرت کا ہونا یہ اللہ تعالےٰ کا الزام اور حجت ہے۔ تم لوگوں پر کیونکہ میرے جو مجدد ہونیکا دعویٰ کیا ہے کہ میں فسادوں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا ہوں حدیث اور قرآن کی بنا پر کیا ہے اب جو لوگ میری تکذیب کرینگے وہ میری نہیں اللہ اور اسکے رسول کی تکذیب کریں گے۔ انکو کوئی حق نہیں پہونچتا جب تک وہ میری جگہہ دوسرا مصلح پیش نہ کریں کیونکہ زمانہ اور وقت بتاتا ہے کہ مصلح آنا چاہئے کیونکہ ہر جگہہ مفاسد پیدا ہو چکے ہیں۔ اور قرآن شریف کہتا ہے کہ ایسی آفتوں کے وقت حفاظت قرآن کے لئے مامور آتا ہے اور حدیث کہتی ہے کہ ہر صدی کے سر پر مجدد بھیجا جاتا ہے پھر ضرورتیں موجود ہیں اور یہ وعدے حفاظت اور تجدید دین کے الگ ہیں تو ان ضرورتوں اور وعدوں کے موافق آنیوالے کی تکذیب کی تو وہی صورتیں ہیں۔ یا کوئی اور مصلح پیش کیا جاوے یا ان وعدوں کی تکذیب کیجاوے جو کہتے ہیں کہ حفاظت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ وہ سخت غلطی کرتے ہیں۔ دیکھو جو شخص باغ لگاتا ہے یا عمارت بناتا ہے تو کیا اسکا فرض نہیں ہوتا؟ یا وہ نہیں چاہتا کہ اسکی حفاظت اور دشمنوں کی دست برد سے بچانے کے لئے ہر طرح کوشش کرے باغات کے گرد کیسے کیسے احاطے حفاظت کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ اور مکانوں کو آتشزدگیوں سے بچانے کیلئے نئے نئے مصالح طیار ہوتے ہیں اور بجلی سے بچانے کیلئے تاریں لگائی جاتی ہیں +

یہ امور اس فطرۃ کو ظاہر کرتے ہیں جو بالطبع حفاظت کے لئے انسانوں میں ہے پھر کیا اللہ تعالیٰ کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے دین کی حفاظت کرے؟ بیشک حفاظت کرتا ہے۔ اور اس نے ہر بلا کے وقت اپنے دین کو بچایا ہے اب بھی جبکہ ضرورت پڑی اس نے

مجھے اسی لئے بھیجا ہے

ہاں یہ امر حفاظت کا مشکوک ہو سکتا یا اسکا انکار ہو سکتا تھا۔ اگر حالات اور ضرورتیں اسکی موئید نہ ہوتیں۔ مگر کئی کروڑ کتابیں اسلام کے رد میں شائع ہو چکی ہیں اور ان اشتہاروں اور دو ورقہ رسالوں کا تو شمار ہی نہیں جو ہر روز اور ہفتہ وار اور ماہوار پادریوں کیطرف سے شائع ہوتے ہیں۔ ان گالیوں کو اگر جمع کیا جاوے جو ہمارے ملک کے مرتد عیسائیوں نے سید المعصومین صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی پاک ازواج کی نسبت شائع کی ہیں تو کئی کوہے ان کتابوں کے بھر سکتے ہیں۔ اور اگر انکو ایک دوسرے کے ساتھہ ملا کر رکھا جاوے تو وہ کئی میل تک پہونچ جائیں۔

عیسائیوں نے جیسی تحریریں شائع کی ہیں وہ کسی پر پوشیدہ نہیں۔ عماد الدین کی تحریروں کے خطرناک ہونے کا بعض انصاف پسند عیسائیوں کو بھی اعتراف ہے چنانچہ لکھنؤ سے جو ایک اخبار شمس الاخبار نکلا کرتا تھا اسمیں اسکی بعض کتابوں پر یہ رائے لکھی گئی تھی کہ اگر ہندوستان میں پھر کبھی غدر ہوگا تو ایسی تحریروں سے ہوگا۔ ایسی حالتوں میں ہی کہتے ہیں کہ

اسلام کا کیا بگڑا ہے

اس قسم کی باتیں وہ لوگ کر سکتے ہیں جنکو یا تو اسلام سے کوئی تعلق اور درد نہیں اور یا وہ لوگ کہ جنہوں نے حجروں کی تاریکی میں پرورش پائی ہے۔ اور انکو باہر کی دنیا کی کچھہ خبر نہیں ہے پس ایسے لوگ اگر ہیں تو ان کی کچھہ پروا نہیں ہاں وہ لوگ جو نور قلب رکھتے ہیں جنکو اسلام کے ساتھہ محبت اور تعلق ہے اور زمانہ کے حالات سے آشنا ہیں انکو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ یہ وقت کسی عظیم الشان مصلح کا وقت ہے غرض اسوقت میرے مامور ہونیپر بہت سی شہادتیں ہیں۔

اول اندرونی شہادت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوم بیرونی شہادت

سوم صدی کے سر پر آنیوالے مجدد کی نسبت حدیث صحیح

چہارم انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحٰفظون کا وعدۂ حفاظت

اب پانچویں اور زبردست شہادت میں اور پیش کرتا ہوں۔ اور وہ سورۃ النور میں وعدہ استخلاف ہے اسمیں اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اس آیت میں استخلاف کے موافق جو خلیفے آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں ہوں گے وہ پہلے خلیفوں کی طرح ہونگے۔ اس قرآن شریف میں آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسیٰ فرمایا گیا ہے۔ جیسے فرمایا ہے اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا۔ اور آپ مثیل موسیٰ استثنا کی پیشگوئی کے موافق بھی ہیں پس اس مماثلت میں جیسے كَمَا کا لفظ فرمایا گیا ہے ویسے ہی سورہ نور میں كَمَا کا لفظ ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ موسوی سلسلہ اور محمدی سلسلہ میں مشابہت اور مماثلت تامہ ہے۔ موسوی سلسلہ کے خلفاء کا سلسلہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر آکر ختم ہوگیا تھا اور وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بعد چودھویں صدی میں آئے تھے۔ اس مماثلت کے لحاظ سے کم از کم اتنا تو ضروری ہے کہ چودھویں صدی میں ایک خلیفہ اسی رنگ و قوۃ کا پیدا ہو جو مسیح سے مماثلت رکھتا ہو اور اس کے قلب اور قدم پر ہو۔ پس اگر اللہ تعالیٰ اس امر کی اور دوسری شہادتیں اور تائیدیں نہ بھی پیش کرتا تو یہ سلسلہ مماثلت بالطبع چاہتا تھا کہ چودھویں صدی میں عیسوی بروز آپ کی امت میں ہو ورنہ آپ کی مماثلت میں معاذ اللہ ایک نقص اور ضعف ثابت ہوتا لیکن اللہ تعالےٰ نے نہ صرف اس مماثلت کی تصدیق اور تائید فرمائی بلکہ یہ بھی ثابت کر دکھایا کہ مثیل موسیٰ موسیٰ سے اور تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل تر ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام جیسے اپنی کوئی شریعت لیکر آئے تھے اسیطرح پر محمدی سلسلہ کا مسیح اپنی کوئی شریعت لیکر نہیں آیا

بلکہ قرآن شریف کے احیاء کیلئے آیا ہے

اور اس تکمیل کے لئے آیا ہے جو

تکمیل اشاعت ہدایت کہلاتی ہے

تکمیل اشاعۃ ہدایت کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جو اتمام نعمت اور اکمال دین ہوا۔ تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ تکمیل ہدایت میں کل الوجوہ آپ کی آمد اول سے ہوئی اور تکمیل اشاعت ہدایت آپ کی آمد ثانی سے ہوئی۔ کیونکہ سورہ جمعہ میں جو اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ والی آیت آپ کے فیض اور تعلیم سے ایک اور قوم کے طیار کرنے کی ہدایت کرتی ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپکی ایک بعثت اور ہے اور یہ بعثت بہ روزی رنگ میں ہے جو اسوقت ہو رہی ہے پس یہ وقت تکمیل اشاعۃ ہدایت کا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اشاعۃ کے تمام ذریعے اور سلسلے مکمل ہو رہے ہیں۔ چھاپہ خانوں کی کثرت اور آئے دن انمیں نئی باتوں کا پیدا ہونا۔ ڈاکخانوں تار برقیوں۔ ریلوں۔ جہازوں کا اجرا اور اخبارات کی اشاعت ان سب امور نے مل ملا کر دنیا کو ایک شہر کے حکم میں کر دیا ہے۔ پس یہ ترقیاں ہی دراصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی ترقیاں ہیں۔ کیونکہ اس سے آپ کی کامل ہدایت کے کمال کا دوسرا جزو تکمیل اشاعت ہدایت پورا ہو رہا ہے۔ اور یہ اسی کیموافق ہے جیسے مسیح نے کہا تھا کہ میں توریت کو پورا کرنے آیا ہوں اور میں کہتا ہوں کہ

میرا ایک کام یہ بھی ہے کہ تکمیل اشاعۃ ہدایت کروں

غرض یہ عیسوی مماثلت بھی ہے علاوہ بریں حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں بھی جو آفتیں پیدا ہوگئی تھیں اسی قسم کی یہاں بھی موجود ہیں۔ اندرونی طور پر یہودیوں کی حالت بہت بگڑ گئی تھی اور تاریخ سے اس امر کی شہادت ملتی ہے کہ توریت کے احکام انہوں نے چھوڑ دیئے تھے بلکہ اس کے بجائے طالمود اور بزرگوں کی روایتوں پر زیادہ زور دیتے تھے۔ اسوقت مسلمانوں میں بھی ایسی ہی حالت پیدا ہوگئی ہے۔ کتاب اللہ کو چھوڑ دیا گیا ہے اور اس کے بجائے روایتوں۔ قصوں پر زور مارا جاتا ہے۔ اسکے علاوہ سلطنت کے لحاظ سے بھی ایک مماثلت ہے اسوقت رومی گورنمنٹ تھی۔ اور اسوقت برٹش گورنمنٹ ہے۔ جسکے عدل و انصاف کا عام شہرہ ہے اور یہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ وہ بھی چودھویں صدی میں آئے تھے۔ اور اسوقت بھی چودھویں صدی ہے۔

ان سب کے علاوہ ایک اور سر بھی ہے جو مماثلت کو مکمل کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح اخلاقی تعلیم پر زیادہ زور دیتے تھے۔ اور موسوی جہادوں کی اصلاح کرنے آئے تھے۔ انہوں نے

* اول تکمیل ہدایت دوسری تکمیل اشاعت ہدایت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی تلوار نہیں اٹھائی مسیح موعود کے لئے یہی مقرر تھا کہ وہ اسلام کی خوبیوں کو تعلیم کی عملی سچائیوں سے قائم کرے اور اس اعتراض کو دور کرے جو اسلام پر اسی رنگ میں کیا جاتا ہے۔ کہ وہ تلوار کے ذریعہ پھیلایا گیا ہے یہ اعتراض مسیح موعود کے وقت میں بالکل اٹھا دیا جاوے گا۔ کیونکہ وہ اسلام کے زندہ برکات اور فیوض سے اسکی سچائی کو دنیا پر ظاہر کریگا اور اس سے یہ ثابت ہوگا کہ جیسے آج اسی ترقی کے زمانہ میں بھی اسلام محض اپنی پاک تعلیم اور اس کے برکات اور ثمرات کے لحاظ سے مؤثر اور مفید ہے ایسا ہی ہمیشہ اور ہر زمانہ میں مفید اور مؤثر پایا گیا ہے کیونکہ یہ زندہ مذہب ہے یہی وجہ تھی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب آنیوالے مسیح موعود کی پیشگوئی فرمائی اسکے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا یَضَعُ الْحَرْبَ وہ لڑائیوں کو اٹھا دیگا۔ اب ان ساری شہادتوں کو جمع کرو۔ اور بتاؤ کہ کیا اسوقت ضرورت نہیں کہ کوئی آسمانی مرد نازل ہو؟ جب یہ مان لیا گیا کہ صدی پر مجدد آنا ضروری ہے تو اس صدی پر مجدد تو ضرور ہوگا۔ پھر جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مماثلت موسیٰؑ سے ہے تو اس مماثلت کے لحاظ سے ضروری ہے کہ اس صدی کا مجدد مسیح ہو کیونکہ چودھویں صدی پر موسیٰؑ کے بعد آیا تھا اور آجکل چودھویں صدی ہے چودہ کے عدد کو بڑی مناسبت ہے چودھویں صدی کا چاند کامل ہوتا ہے اسیکیطرف اللہ نے لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ میں اشارہ کیا ہے یعنی ایک بدر تو وہ تھا۔ جبکہ رسول اللہ صلعم نے اپنے مخالفوں پر فتح پائی۔

اسوقت بھی آپکی جماعت قلیل تھی اور ایک بدر یہ ہے بدر میں چودھویں صدی کیطرف اشارہ ہے اسوقت بھی اسلام کی حالت اذلہ کی ہو رہی ہے سوان ساری دلیلوں کے موافق اللہ تعالےٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے۔ احادیث میں یہ بھی آیا ہے کہ آنے والے موعود کے وقت دنیا ظلم اور زور سے بھری ہوئی ہوگی ظلم اور زور سے یہ مراد نہیں کہ اسوقت حکومت ظالم ہوگی جو لوگ یہ سمجھتے ہیں وہ سخت غلطی کرتے ہیں۔ آنیوالے مسیح کے وقت میں ضروری ہے کہ سلطنت عادل ہو اور امن ہو اور ہم اللہ تعالےٰ کا شکر کرتے ہیں کہ ہمکو ایسی عادل اور امن دوست گورنمنٹ اس نے عطا کی ہے جسکی نظیر آج دنیا کی کسی سلطنت میں نہیں ملتی ہے۔ جیسے مسیح کے زمانہ میں رومی گورنمنٹ جو اپنے عدل و انصاف کے لئے مشہور تھی مگر ہماری گورنمنٹ رومی گورنمنٹ سے بدرجہا بہتر اور بڑھ چڑھکر عادل ہے یہانتک کہ اس مقدمہ میں جو پادری ہنری مارٹین کلارک کیطرف سے مجھپر ہوا تھا۔ کپتان ڈگلس نے جو ان دنوں گورداسپور کا کمشنر تھا۔ باوجودیکہ بعض کوتاہ اندیشوں کا یہ خیال تھا کہ ایک معزز پادری کیطرف سے مقدمہ ہے لیکن اس انصاف پسند حاکم نے اصلیت کو نکال لیا اور معلوم کر لیا کہ وہ مقدمہ بعض ادنیٰ درجہ کے آدمیوں کی چالاکی کا نتیجہ تھا۔ کپتان ڈگلس جو آجکل دہلی میں ڈپٹی کمشنر ہیں ہمیشہ تک اس عدیم المثل انصاف کے باعث مشہور رہیں گے اور یہ تو گورنمنٹ کے ایک عہدہ دار کی مثال ہے اور ایسی ہزاروں لاکھوں مثالیں ہیں۔ غرض احادیث میں آیا ہے کہ جب وہ موعود آئیگا تو دنیا ظلم اور زور سے بھری ہوئی ہوگی۔ اسکا مطلب یہی ہے کہ اسوقت دنیا میں شرک اور زور کا بہت زور ہوگا۔ چنانچہ اسوقت دیکھ لو کہ کیسی بت پرستی۔ صلیب پرستی۔ وہ پرستی اور قسم قسم کی پرستش ہو رہی ہے اور حقیقی اور سچے خدا کو بالکل چھوڑ دیا گیا ہے۔ باقی آئندہ

الحکم نمبر ۲ جلد ۷ - ۱۷ جنوری ۱۹۲۱ء

ویدوں کا نزول

گذشتہ سے پیوستہ

اب رہا ان دو ان دنیا کا ترکیب دیکر پیشور کا بنانا۔ آیا یہ کسی اشیاء موجودہ سے ترکیب دیکر بنائے یا محض اپنی قدرت کاملہ سے یہ بحث دیگر ہے کیونکہ حکمائے کا اس امر میں اختلاف ہے۔ چنانچہ بعض حکیم مادہ کو قدیم مانتے تھے اور بعض نہیں اس امر متنازعہ فیہ کا بیان ہم آئندہ کرینگے انشاء اللہ ہمارا مدعا اسوقت صرف دنیا کو ترکیب دیکر بنانے اور اس کے حادث ہونیپر ہے۔ سو ہم ثابت کر چکے ہیں۔ کہ جتنے دور دنیا کے ہو چکے ہیں وہ سب کے سب ترکیب دیکر یا جوڑ جاڑ کر پرمیشور نے بنائے ترکیب شدہ ہونے کی وجہ سے سب حادث ہی ثابت ہونگے ظاہر ہے کہ جب ایک دور کا حادث ہونا آریہ خود اس کے زمانہ تعین کی وجہ سے مان رہے ہیں اور بموجب علم متعارفہ پنڈت لیکھرام مندرجہ اسکی تکذیب مطبوعہ چشمہ نور امرتسر ۱۸۸۷ء کے صفحہ ۲۲ سطر ۱۴ - جو کل میں ہوتا ہے وہی جزو میں بھی ہوتا ہے اور ضرور ہے کہ جو کل میں ہوگا وہی جزو میں ہوگا +

پس اس علم متعارفہ کی بناء پر کہا جائیگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ جب ایک دور دُنیا کا حادث ہونا ثابت ہے۔ علیٰ ہذا القیاس اسی طرح دوران دُنیا سابقہ کا جو اس ایک دور موجودہ کی فرع ہے ان کا حادث ہونا خود بخود ثابت ہو گیا۔ کسی حادث چیز کی کثرت اُس کی قدامت کی دلیل نہیں ٹھہر سکتی +

گو آریوں کو دوران سابقہ کی صحیح تعداد معلوم نہ ہو اُن کا عدم علم دورانِ سابقہ کو ازلی ثابت نہیں کر سکتا۔ کیا تمام سیارگان کی تعداد کا صحیح علم آریوں کو ہے نہیں ہرگز نہیں آریوں کی لاعلمی کیوجہ سے کیا سیارگان قدیم اور ازلی ہو سکتے ہیں مگر خدائے علیم کل کو اپنے بنائے ہوئے تمام سیارگان کی تعداد کا صحیح علم ہے اور انکا شمار اسکو بخوبی معلوم ہے اور ضرور ہے کہ اپنے پیدا کئے ہوئے یا بقول آریوں کے جوڑ جاڑ کر اور ترکیب دیکر بنائے ہوئے دورانِ دنیا سابقہ کا علم بخوبی پرمیشور کو ہوگا اور ضرور ہونا چاہیئے۔ کیونکہ پرمیشور تری کال درشی یعنی تینوں زمانوں کا حال جاننے والا ہے۔ دیکھو رگوید آدی بھاشیہ بھومکا۔ مطبوعہ ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۱۱ سطر ۱۷

اور بقول پنڈت دیانند مندرجہ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۶۴ سطر ۵ تمام کائنات کی پیدائش کے اول پرمیشور موجود تھا۔

بیان مذکورہ بالا سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ پرمیشور تمام کائنات سے اول موجود اور تیری کالا درشی ہونے کیوجہ سے علیم کل ہونا اس کا ذاتی گُن ہے اور اپنے پیدا شدہ دوران سابقہ کا بخوبی عالم ہے اور ان کی صحیح تعداد کا اُس علیم کل کو شمار معلوم ہے اور اس شمار شدہ جنس کے اجزا میں سے جس کا شروع کسی وقت اور کسی زمانہ میں ہوا تھا۔ اسی شروع دور کو ہم پہلا دور قرار دینگے۔ جس کا پہلا دور ہونا خدا کے علم میں پایا جاتا ہے اس ابتدائی دورِ دنیا میں جن رشیوں کو پرمیشور نے ویدوں کا الہام کیا تھا انکے اعمال حسنہ ان رشیوں کی پیدائش سے پہلے کیونکر ہو سکتے ہیں کسی برہان عقلی سے ان رشیوں کے اعمال کا ثبوت اگر یہ صاحبان دیگر دکھلائیں یا دیانند کے اس غلط عقیدہ پر ہڑتال پھیر دیں کہ پرمیشور عملوں کے انوسار ہی اپنا کلام دیا کرتا ہے بدون معاوضہ اعمال کے کسیکو الہام نہیں کرتا +

ہمارا دوسرا اعتراض پنڈت دیانند کے اس ناقص عقیدہ پر یہ ہے جو اُن کا خیال ہے کہ بدون اعمال صالح پرمیشور کسی بشر کو الہام نہیں کرتا۔ سُنئے ایک دھار کا مقدار ساڑھے چار ارب برس کا شمار کیا جاتا ہے۔ اب دریافت طلب ہے کہ کسی دور دنیا کے منوع ششمہ میں کوئی شخص اعمال حسنہ کرنیوالے اپنے اعمال کا مقدار ہر پہلو سے ملہمان ویدیعنی وایو۔ اگنی وغیرہ کے برابر کر کے حقدار ہو جائے۔ تو اُس شخص کے اعمال کی عوض میں پرمیشور کے انصاف میں وید کا دیا جانا لازمی ہے اور یہ اعمال سپورن کرنیوالا شخص اپنی عمر طبعی پوری کر کے ششمہ کے شروع میں مر گیا۔ مرنا کیا ہے صرف انتقال بدن ہے یعنی کرم جونی چھوڑ کر بھوگ جونی میں پھر پیدا ہو گیا چونکہ کرم جونی میں سپورن اعمال اسکے اسقدر ہو چکے تھے جن کے عوض پرمیشور نیا کاری ہونیکی وجہ سے اس کے اعمال کے بدلے میں ضرور اسکو وید دے چونکہ پرمیشور کے پاس صرف چار ہی وید تھے جو شروع دور دُنیا میں چار رشیوں کو دے چکا تھا۔ پانچواں وید پرمیشور کے گھر میں موجود ہی کہاں تھا جو اس حق دار کو دیا جاتا ناچار اس بدنصیب کو کسی آئندہ دور کا وعدہ دیکر ٹال دینا پڑیگا اور یہ وید کا حق دار اپنے حق سے محروم ہو کر اپنی زندگی پوری کر کے فوت ہو جائے گا۔ اور ہو سکتا ہے کہ پھر کسی قالب میں مہاپاپی ہو جائے اور سور کا بنتا پھرے اور اپنے وید حاصل کرنیکے حق کو یاد کر کے پرمیشور کو بے انصاف اور حق تلف کرنیوالا ٹھہرا دے تو قائلین تناسخ کے نزدیک اور پنڈت دیانند کے اس غلط عقیدہ کی رو سے دور از قیاس نہیں۔

تیسرا اعتراض ہمارا یہ ہے چونکہ دیانند نے انسان کو فعل مختار مانا ہے دیکھو ستیارتھ پرکاش کا صفحہ ۲۴۱ سطر ۲۰۔ جب انسان نیک و بد اعمال کرنے میں خود مختار ہے۔ تو ممکن ہے کہ کسی دور دنیا میں ہم پلہ و ہم وزن اعمال صالح کرنیوالے مثل ملہمان وید یعنی وایو۔ اگنی۔ ادیتہ۔ انگرا کے دس یا بیس اشخاص اور پیدا ہو جائیں تو وہ بھی اپنے سپورن اعمال کی وجہ سے حق دار ہو سکتے ہیں۔ کہ پرمیشور اپنے نیا کاری ہونیکے باعث سے ان حق دار کو بھی پورا پورا وید الہام کرے اور ان چار وید موجودہ کی مثل و مانند سولہ وید جدید اور اپنی خزانہ الہام سے فراہم کرائے۔ اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اُن نئے سولہ ویدوں کی تعلیم بے کم و کاست حرف بحرف اُن چار ویدوں کی مثل و مانند ہو گی۔ یا کوئی نئی تراش و خراش اور نئے احکام اور نئی ایجادیں اور نئے علم و فنون اضافہ ہونگے۔

شق اوّل۔ اگر وید جدید ہر پہلو سے چاروں وید قدیم کے موافق و مطابق ہونگے تو جو فائدہ چاروں ویدوں سے بندگان خدا حاصل کر چکے یا حاصل کر رہے ہیں اور اپنی مطلب برآری پوری ہوتی دیکھ کر ان نئے سولہ ویدوں کو فضول جانکر ردی میں ڈال دینگے۔

شق ثانی۔ اگر ان جدید سولہ ویدوں میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی نئی خوبیاں اور نیا رنگ ہوگا تو چاروں ویدوں کی تعلیم کا نقص ظاہر ہوگا۔ اور پرمیشور کے انتظام میں بھی فرق آئیگا۔ کہ جو کسی مقدار عمل پر بعض کو ناقص ویدوید اور کسیکو کامل یہ انصاف کے برعکس علاف ہے۔

شق ثالث۔ اگر چاروں ویدوں کے پرمیشور کے خزانہ الہام میں اور کچھ بھی نہیں صرف چاروں ویدوں کے مقدار کا ہی سرمایہ تھا۔ اور اُن نئے بیس حقداروں کا بھی خیال ہے، کہ ان کو بھی ازراہ انصاف ویدوئے جاویں۔ ناچار چاروں ویدوں کے کل منتر جو قریباً بیس ہزار شمار کئے جاتے ہیں۔ ان نئے بدنصیب حق داروں کو صرف ایک ایک ہزار منتر دیکر دفع کیا جاوے مگر یہ تقسیم بھی عدل کے خلاف ہے۔ کہاں پورا وید اور کہاں ایک ہزار منتر۔ الغرض اعمال کی عوض ویدوں کا دینا کسی صورت سے ٹھیک نہیں بیٹھتا۔

اعتراض چہارم۔ انسان کی اعمال میں فعل مختاری یہ بھی چاہتی ہے کہ جسطرح سپورن اعمال کر کے ویدوں کے حاصل کرنیوالے حق داروں کی ترقی ہو سکتی ہے ویسے ہی تنزل بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی کسی زمانہ میں دو یا ایک ہی ویدوں کے حقدار پیدا ہوں اور چار وید ہونے کیوجہ سے وہ حق داروں کو دو دو وید دئے جائیں۔ یا کسی وقت ایک ہی شخص حق دار ہے اسکو چاروں وید دئے جائیں۔ جیسے قدیم اہل ہنود کا عقیدہ ہے کہ برہما شخص واحد کو چاروں وید دئے گئے تھے۔ یہ امر بھی بے انصافی میں داخل ہے۔ زیادہ تشریح کی حاجت نہیں اور ہو سکتا ہے کہ کسی دور دنیا میں کوئی حق دار ویدوں کا پیدا نہ ہو۔ بقول دیانند بدوں اعمال حسنہ پرمیشور کسیکو وید دنکا دینا حرام جانتے ہیں۔ پھر ہدایت دنیا کا کام کیونکر چلیگا۔ بہرصورت پرمیشور کا اعمال صالح کی عوض ویدوں کا دینا پرمیشور کا سخت درسخت مشکلات میں مبتلا ہونا ہے۔

بہتر ہو کہ پرمیشور دیانند کے عقاید باطل کے خلاف محض اپنے فضل وکرم سے اپنے برگزیدہ بندوں کو الہام سے مشرف کرے جیسے قدیم سے انبیاء اور اولیاء کا خدا کرتا رہا ہے اور کرتا رہیگا۔

غیر احمدی علماء وصوفیاء اور انکے رفقاء قائلین حیات ونزول مسیح

ابن مریم سے چند سوالات

تمام ہندوستان اور پنجاب کے غیر احمدی علماء اور سجادہ نشین صوفیائے ومقلدین وغیر مقلدین دیوبندی اور گنگوہی بریلوی وسہارنپوری امرتسری وسیالکوٹی سے اور انکے ہم خیال تعلیم یافتہ خواندہ وہمخیالوں سے عموماً مولوی ثناء اللہ امرتسری ایڈیٹر اہلحدیث سے خصوصاً اور مولوی محمد علی معروف بہ ابو احمد رحمانی مونگیری سے بالخصوص ان سوالوں کا جواب طلب کیا جاتا ہے۔ اگر نامبردگان نے کوئی جواب ان سوالات کا نہ دیا تو دُنیا جان لیگی کہ اونکا عقیدہ نزول مسیح وغیرہ صرف زبانی ہے جسکی کوئی دلیل وبرہان اُن کے پاس نہیں۔

(ایڈیٹر)

پچپن ۵۵ سوالات

۱۔ لفظ نزول جو احادیث میں مسیح موعود کی نسبت وارد ہے اس لفظ سے کیا معنے اور مراد لیگئی ہے۔

۲۔ لفظ رجوع اور نزول میں کیا فرق ہے۔

۳۔ کوئی شخص گیا ہو اگر لوٹ کر آوے تو اُسکے واسطے عربی۔ فارسی اور اردو میں کونسا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ یعنی رجوع اور واپسی اور بازگشت۔ یا نزول جواب معہ نظیر اور مثال بحاورہ زبان ہونا چاہیئے۔

۴۔ لفظ بعث اور خروج اور نزول میں فرق باہمی کیا ہے۔

۵۔ مسیح ابن مریم کیواسطے لفظ بعث اور دجال کیواسطے لفظ نزول بھی احادیث میں آیا ہے یا نہیں؟

۶۔ اب بتاؤ کہ مسیح ابن مریم کا نزول کہاں سے ہوگا زمین سے یا آسمان سے۔

۷۔ اگر زمین سے ہوگا تو آیکو کہاں سے معلوم ہوا حوالہ لکھو۔ اور اگر آسمان سے ہوگا۔ تو آسمان کی قید کس لفظ سے ثابت ہے۔

۸۔ اور یہ نزول مجسم خاکی ہوگا یا محض روحانی اگر قالب خاکی سے ہوگا تو یہ کس لفظ سے مفہوم ہوتا ہے۔

۹۔ کس حیثیت اور ہیئت سے اون کا نزول ہوگا۔ یعنی کسی سواری کے ذریعہ اتریںگے یا اوڑکر تشریف لائینگے یا کسی اور طرز سے جواب مفصل ہو۔

۱۰۔ کس وقت یہہ نزول رات یا دن میں ہوگا

۱۱۔ کس مقام پر نازل ہونگے۔ آیا کسی مکان خاص پر یا فرش زمین پر۔

۱۲۔ یہ شان نزول کوئی شخص بچشم خود بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیکھیگا یا نہیں۔

۱۳- اہل زمین کو اونکے ٹھیک وقت نزول کا پتہ قبل از نزول ہو سکیگا یا نہیں تاکہ وہ استقبال کے لئے جائے نزول پر جمع ہو جائیں۔

۱۴- اگر ہو سکیگا تو کیا ہند و پنجاب ایران و جاپان روم و اصفہان چین و افغانستان یورپ و ترکستان وغیرہ کے سب مسلمان جائے نزول پر جمع ہو جائینگے یا کسی خاص شہر یا مقام کے لوگ ہی وہاں پہونچینگے

۱۵- اگر نہیں ہو سکیگا تو پھر جن لوگوں نے اسطرح اونکا نزول نہیں دیکھا وہ کسطرح اونکی تصدیق کر کے انکو آسمان سے اترا ہوا تسلیم کر لینگے۔ خصوصاً علیگڈھ وغیرہ کے کالیجیٹ اور امرتسر کا مولوی فاضل

۱۶- جن دو فرشتوں کے ذریعہ وہ اترینگے وہ فرشتے دوسرے لوگوں کو بھی نظر آئینگے یا نہیں۔

۱۷- وہ فرشتے اپنی اصلی شکل میں ہونگے یا متمثل بشکل دیگر اور وہ دیگر شکل کیا ہوگی

۱۸- اگر اصلی شکل میں ہونگے تو کیا سوائے انبیاء کے فرشتوں کی اصلی شکل بھی ہر ایک انسان کو نظر آسکتی اور آتی ہے یا نہیں۔

۱۹- اگر متمثل بشکل دیگر ہونگے تو انکے فرشتے ہونے کا ناظرین کو کیونکر یقین ہوگا۔

۲۰- وہ ہمیشہ مسیح کے ساتھ رہینگے یا صرف زمین پر پہنچا کر واپس چلے جائینگے۔

۲۱- دو زرد چادریں جو مسیح اوڑھکر آئیگا۔ وہ چادریں مسیح ابن مریم بوقت صعود زمین سے اوڑھے ہوئے آسمان پر گئے تھے یا آسمان سے جدید لیکر آئینگے۔ یا بوقت نزول زمین والے اونکے لئے رنگوا کر نذر کرینگے۔

۲۲- بعد نزول تا وفات اونکا وہی آسمانی چادریں لباس رہیگا یا دوسرا لباس تبدیل کرلینگے۔

۲۳- ایک اسم کا اطلاق دوسرے شخص پر بوجہ کسی مشارکت فی الاوصاف کے جائز ہے یا نہیں

۲۴- کیا مشابہت اور مماثلت تامہ کیلئے الفاظ مثل یا مانند یا مشابہ یا کاف تشبیہ یا کما۔ وغیرہ کا بیان بھی ضروری ہے۔

۲۵- کوئی مثیل اصل سے افضل بھی ہو سکتا ہے یا نہیں۔

۲۶- نبی اور رسول کسکو کہتے ہیں اسکے لغوی اور اصطلاحی معنے کیا ہیں۔ (اصطلاح شرعی ہونی چاہیے جو شارع سے منقول ہو)

۲۷- نبی اور رسول میں کچھ فرق ہے یا ہر دو ایک ہی ہیں۔ یعنی ہر نبی کو رسول اور ہر رسول کو نبی کہہ سکتے ہیں یا نہیں اور نبوت کیلئے رسالت لازمی ہے یا رسالت کے لئے نبوت

۲۸- امام اور نبی اور محدث اور ولی میں کیا مابہ الامتیاز ہے؟ آیا ہر نبی امام اور محدث اور ولی ہوتا ہے یا ہر محدث نبی اور ولی اور امام ہوتا ہے یا ہر ولی محدث اور امام ہوتا ہے۔

۲۹- نبوت کے لوازمات کیا کیا ہیں جن سے تحقق نبوت ہو۔ ایسا ہی بصورت تفریق نبوت و رسالت۔ رسالت کے لوازمات کیا کیا ہیں۔

۳۰- وہ لوازمات کسی حالت یا زمانہ میں انبیاء و رسل سے منفک بھی ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر ہو سکتے ہیں تو کن حالتوں میں۔

۳۱- وحی غیر نبی کیطرف بھی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اگر ہو سکتی ہے تو وہ کس قسم کی وحی کہلاتی ہے یعنی وحی نبوت و رسالت یا وحی ولایت یا کچھ اور نام اس وحی کا اصطلاح شرع میں رکھا گیا ہے۔

۳۲- وحی نبوت اور وحی ولایت (یا جو کچھ اس دوسری وحی کا نام ہو) میں بلحاظ کلام الٰہی ہونیکے کیا فرق ہے اور بوجہ غیر نبی کیطرف وحی ہونیکے کیا فرق ہے۔

۳۳- انبیاء اور خدا تعالیٰ کے درمیان پیغام رسانی کیلئے جبرئیل ہی واسطہ ہے یا کوئی اور بھی۔ اور کبھی غیر نبی کو بھی جبرئیل پیغام الٰہی پہونچاتا ہے یا کوئی دیگر طریق اونکے لئے ہے۔

۳۴- بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وحی نبوت "اقامت" بواسطہ جبرائیل منقطع ہو گئی ہے۔ یا ممکن ہے کہ پھر جاری ہو جاوے اور جسپر وحی نبوت بعد آنحضرت صلعم ہو وہ باوجود نزول وحی نبوت ختم نبوت کا خارج ہے یا نہیں۔

۳۵- آدم علیہ السلام سے لیکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک جسقدر امتیں گذری ہیں کسی نبی کی امت یا اونکی امت کا کوئی فرد کسی نبی سے افضل ہوا ہے یا ہو سکتا ہے اگر ہو سکتا ہے تو وہ فضیلت کلی ہے یا جزوی۔

۳۶- کوئی نبی ایسا بھی گذرا ہے جسکی نبوت کا درجہ امت محمدیہ کے مدارج سے باوجود نبی اللہ ہونیکے کم ہو اور اوسکی خواہش ہو کہ وہ امت محمدیہ کا ایک امتی بنایا جاوے تاکہ وہ نبوت سے افضل درجہ حاصل کرے۔

۳۷- ایک ہی وقت اور جگہہ اور ایک ہی زمانہ میں دو امام مفترض الطاعت امت محمدیہ کیلئے ہو سکتے ہیں یا نہیں۔

۳۸- مہدی اور مسیح ابن مریم کے فرائض یکساں ہونگے یا کم و بیش

۳۹- ہر دو کی موجودگی میں امت محمدیہ کسکی اطاعت مستقل کی مکلف ہوگی۔ اور انمیں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاکم کون ہوگا۔ اور محکوم کون یا مہدی و مسیح ایک ہی شخص ہوگا۔

۴۰۔ دونوں کے بعث و نزول کا ایک ہی وقت ہوگا یا آگے پیچھے وہ ظاہر ہونگے۔ اگر آگے پیچھے ..... ہونگے تو کتنے عرصہ کا ایک دوسرے میں فاصلہ ہوگا۔

۴۱۔ ان دونوں (یعنی مہدی و مسیح) میں سے افضل کون ہوگا اور مفضول کون اور نبی انہیں سے کون ہوگا اور امتی کون۔

۴۲۔ مسیح ابن مریم کی نبوت بوقت نزول سابقہ نبوت (جو الی بنی اسرائیل تھی) ہوگی یا بعد نبوت الی کافۃ للناس سے مشرف ہونگے۔ یا نبوت سے معطل ہو کر آوینگے۔

۴۳۔ انہیں سے پہلے کسکا انتقال ہوگا

۴۴۔ ہرود کی وفات تک کل مذاہب غیر اسلام کے فنا روئے زمین پر نہ رہیگا یا کچھ لوگ غیر مذاہب کے پیرو بھی باقی موجود رہینگے۔

۴۵۔ تمام مذاہب غیر کو مہدی و مسیح بذریعہ تلوار و جہاد مٹا کر بجبر داخل اسلام کرینگے یا محض تبلیغ وغیرہ کے ذریعہ سے

۴۶۔ مہدی یا مسیح کی بابت جو لکھا ہے کہ وہ فوت ہونگے۔ اور مسلمان انکے جنازہ کی نماز پڑھینگے۔ اس سے کیا مراد ہے؟ کیا عام مسلمانوں کا جنازہ مسلمان ہی نہیں پڑھا کرتے ہندو یا عیسائی پڑھا کرتے ہیں۔ جو یہ عجیب خبر دیگئی ہے۔ آخر اسمیں مہدی یا مسیح کی کیا خصوصیت اور کونسی فضیلت ہوئی۔ کہ مسلمان انکے جنازہ کی نماز پڑھینگے۔

۴۷۔ اور یہ جو لکھا ہے کہ مسیح کو بعد وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر میں دفن کرینگے۔ کیا مسیح کیلئے حضور انور کا قبہ مبارک گرا کر اور معاذ اللہ قبر کھود کر دو نعشیں ایک قبر میں دفن ہونگی۔ یا باہر کی جانب سے سرنگ لگا کر مسیح کی نعش کو محمد صلی علیہ وسلم کی قبر میں ڈالدینگے۔ یا ایک قبر کی جگہہ روضۂ مبارک میں پہلے سے رکھی ہوئی ہے۔ جیسا کہ بعض عوام الناس اور جہلا کا خیال خام ہے جنہوں نے روضہ مبارک کو دیکھا نہیں کہ وہاں کسی قبر کی جگہہ نہیں ہے۔ یا قبر سے مراد مقبرہ ہے جو کسی لغت سے ثابت نہیں۔ مفصل جواب دیں۔

۴۸۔ مہدی و مسیح کسی حکم قرآنی یا مسئلہ شرعی منصوص و محکم کو منسوخ کرسکینگے یا نہیں۔

۴۹۔ مسیح ابن مریم کا دعوی بعد نزول انہی نسبت کیا ہوگا یعنی نبوت و رسالت کا یا اُمتی ہونیکا۔

۵۰۔ کوئی نبی انہی نبوت سے کسی حالت یا زمانہ میں معزول ہوسکتا ہے یا نہیں۔

۵۱۔ ہر نبی اور امام اور خلیفہ اور مامور من اللہ پر اپنے منصب کا اعلان فرض ہے یا اخفاء منصب ضروری ہے۔

۵۲۔ کلام اللہ (قرآن مجید) اور احادیث (بخاری و مسلم وغیرہ) کا علم مسیح کو کسطرح حاصل ہوگا۔ کیونکہ یہہ عربی زبان ہے اور مسیح کی مادری و اصلی زبان عبرانی یا سریانی ہے اور قرآن و حدیث مسیح سے سینکڑوں برس بعد نازل و مدوّن ہوئے ہیں جس سے وہ بالکل بیخبر ہیں۔ اسلئے یا تو وہ بذریعہ تعلیم و تعلم علماء زمانہ سے سبقاً سبقاً پڑھینگے یا آسمان سے ہی پڑھکر تشریف لائینگے۔ یا دوبارہ نزول قرآن بذریعہ وحی انکی زبان میں ہوگا۔ کیونکہ دنیا عالم اسباب ہے کوئی ذریعہ تو عربی علوم اور شریعت اسلام کے حاصل کرنیکا ضروری ہے۔ خواہ آسمانی ہو یا زمینی۔ پس وہ ذریعہ بتانا چاہیئے۔

۵۳۔ مسیح کے نزول کے بعد اور وفات سے قبل اور وفات کے بعد قیامت سے قبل آیات ذیل (جو حیات اور نزول مسیح کیلئے آپ کے زعم میں نصوص صریحہ ہیں) کے کیا معنے لوگ کرینگے۔ اور خود مسیح نوعیت تلاوت کے کیا معنے کرینگے۔

ا۔ یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الی الا یہ

ب۔ بل رفعہ اللہ الیہ

ج۔ وان من اھل الکتاب لا لیومنن بہ قبل موتہ

د۔ یبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقاً لما بین یدی من التوراۃ و مبشراً برسولٍ یاتی من بعدی اسمہ احمد ط

ہ۔ وبرّا بوالاتی ولم یجعلنی جبارا شقیا

۵۴۔ مسیح کس عمر میں مامور اور رسول نبی اسرائیل کیطرف ہوئے تھے۔ اور کتنے سال انہیں رسالت کرتے رہے اور کس عمر میں آسمان پر چلے گئے۔

۵۵۔ بعد نزول مسیح اگر کوئی وحی منجانب اللہ مسیح پر نازل ہوگی تو اس وحی پر مسلمانوں کو ایمان لانا فرض ہوگا یا نہیں؟ اور وہ وحی علامتہ قرآنی وحی کے ہوگی یا قرآن ہی کی وحی ہوگی۔ اور جو اسکا انکار کرے وہ کافر ہوگا یا مسلمان ہی رہیگا۔

ان جملہ سوالوں کے جوابات مکمل اور مدلل بحوالہ کتب ہوں محض اپنے قیاس اور رائے فاسد سے جواب نہ دیا جائے۔ جو صاحب انکے جوابدیں وہ مطبوعہ ہوں اور اسکی ایک کاپی دفتر فاروق میں بھیجی جائے۔ تاکہ اسپر مزید کارروائی شروع ہو۔ ان سوالات کے جوابات اگر مکمل آئے تو ان شاء اللہ اونپر وہ لطیف بحث ہوگی کہ مجیب صاحب کو آمد مسیح کا خیال بھی کبھی نہ آئیگا

المشتہر۔ خاکسار ایڈیٹر فاروق قادیان ضلع گورداسپور۔ ملک پنجاب۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہر۔ جہیز

نکاح کے متعلق ہم کسی گذشتہ اشاعت میں لکھ چکے ہیں کہ شعار اسلامی کیا ہیں۔ آج مہر جہیز کے بارے میں ناظرین فاروق کو کچھ بتایا جاتا ہے۔ پس یاد رکھنا چاہیئے کہ مہر عورتوں کے ماءالشباب کی قیمت ہے یا عورتوں کے اعزاز کی ایک صورت ہے، بوجہ عسرت کے زمانۂ رسولؐ میں تعداد مہر کم ہوتی تھی۔ لیکن حضرت عمرؓ کے وقت میں جب دولت بڑھی تو اس کی تعداد بڑھنے لگی۔ اس اضافہ پر حضرت عمرؓ نے اپنی ناراضی ایک خطبہ میں کی جسے سنکر ایک بڑھیا نے اعتراض کیا تو حضرت عمرؓ نے اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔ تعداد مہر حیثیت کے مطابق ہونا چاہیئے۔ بیشک۔ فرضی رقم قایم نہ ہونا چاہیئے۔

قول فیصل یہ ہے کہ مہر کی تعداد کا کم کرنا بنظر بحقوق زنان ہند کچھ اچھی پالیسی نہیں ہے لیکن اسکے ساتھ ہی مصنوعی اور فرضی رقمیں حیثیت سے زائد محض تفاخر کی غرض سے قایم کرنا معیوب ہی نہیں ہے بلکہ ایک مسئلہ شرع کی توہین کرنا ہے اسکے ساتھ ہی میں یہ بھی کہونگا کہ جس خاندان میں سنت نبوی کو ہر قدم پر ملحوظ رکھنا مناسب ہے۔ لیکن اگر صرف تعداد مہر کیوقت سنت نبوی کا خیال کیا جاتا ہے اور دیگر امور میں سنت نبوی کا خیال نہیں ہوتا تو یہ سخت جہالت ہے۔ اور مخلوق زنان پر ایک حملہ بیجا ہے۔

جو لوگ دیگر امور میں سنت نبوی کا خیال نہیں کرتے اور صرف مہر طے کرانیکے وقت متبع سنت بنجاتے ہیں ان کا دعوای اتباع سنت علی العموم ان کی خود غرضی پر مبنی ہوتا ہے۔ اور وہ اتباع سنت کے پردہ میں عورت کے حق کو غضب کرتے اور اپنے لئے آسانیاں بہم پہونچاتے ہیں۔ اس لئے اکا یہ فعل بدنیتی پر مبنی ہونیکی وجہ سے سخت شنیع اور قابل سرزنش ہے۔

ہندوستان میں جو رسمیں جزو نکاح ہوگئی ہیں یا دلہن کی رخصتی کے ساتھ جو مراسم ابتداء سے انتہا تک ادا کئے جاتے ہیں۔ اسلام میں یا عرب کے تمدن میں کہیں بھی انکا پتہ نہیں لگتا سیدھی سادی نکاح کو ہم لوگوں نے اک کھیل بنا رکھا ہے حضرت فاطمہؓ کے نکاح کو چاہیئے کہ ہم لوگ نمونہ بنائیں۔ مثلاً نکاح کے قبل حضرت علیؓ کے کفیل آنحضرت صلعم تھے مگر نکاح کے ساتھ ہی حضرت علیؓ علیحدہ ہوگئے کیونکہ آزادی کا مقتضا یہ ہے کہ نکاح کے بعد زن و شو دوسروں سے الگ ہوکر ایک جا رہیں۔ اور کسی پر انکا بار نہ رہے۔ نکاح کے روز حضرت علیؓ باہر کے کاموں کے ذمہ دار تھے اور حضرت فاطمہؓ اندر مکان کے اہتمام کرتی تھیں۔ ماہیچے کی رسم کا کہیں ذکر بھی نہ تھا۔ اور نہ دولہا کو لولو بنا کر مسند پر بٹھانیکا کچھ خیال تھا۔ نکاح کے بعد حضرت فاطمہؓ کو آنحضرتؐ نے اُمّ ایمنؓ کے ہمراہ حضرت علیؓ کے گھر بھیجدیا اور پھر خود بھی وہاں تشریف لیگئے۔ اور ایک روایت کے مطابق ایک پانی کے برتن میں اپنا لعاب دہن ملا کر یکے بعد دیگرے لڑکی اور داماد کو پلایا اور اسی پانی سے دونوں کو وضو کرایا۔ نکاح کے وقت جو شربت دولہا کو پلا کر اس کا پس خردہ دولہن کے لئے بھیجا جاتا ہے غالباً اسی فعل رسولؐ کی یادگار ہے۔ مگر بایں کہ اس پانی میں شیئاً ما نہ ہونا جہاں تک زیر عمل ہے وہ سنت نبوی کا ترک کرنا ہے۔ حضرت علیؓ کے نکاح کے وقت ایک طبق خرما بھی حاضرین کے سامنے آنحضرتؐ نے رکھا تھا۔ وقت نکاح مٹھائی کا تقسیم ہونا گویا تقلید فعل رسولؐ میں جاری ہوا۔

جہیز لڑکیوں کو دینا سنت ہے اور اس پر اصرار کرنا نہایت اچھا ہے۔ حتی الوسع وہ تمام چیزیں دیجائیں جو نئی زندگی شروع کرنے کیلئے ضروری ہیں، مگر اس نیت سے دنیا کہ لڑکی جاتی ہے جو کچھ اسکا حق ہے لیتی جائے۔ ترکۂ پدری میں آئندہ اسکا کچھ حق نہ ہوگا مکروہ ہے۔ اور لوگوں کے دکھانے کیلئے دینا بھی مکروہ ہے۔ لڑکیوں کو اگر یہ خیال ہو کہ زاید جہیز لیکر جب وہ میکہ سے جائیں گی تو زاید تر اُن کی عزت سسرال میں ہوگی۔ تو یہ جہالت ہے۔ اصلی عزت لڑکیوں کو شوہر کی اطاعت اور شوہر کے رشتہ داروں کی خاطر داری کرنیسے حاصل ہوتی ہے۔ جہیز کتنا ہی زائد ساتھ ہو۔ لیکن سسرال میں عزت صرف اُن لڑکیوں کی ہوتی ہے جو شوہر کی اطاعت کرتی ہیں، اور شوہر کے رشتہ داروں سے باخلاق پیش آتی ہیں۔ اگر کھانا پکانے اور کپڑا سینے کا ہنر ہے اور اس ہنر سے سسرال والوں کو دلہن نے فائدے پہنچا کر سب کو اپنی طرف گرویدہ کرلیا ہے۔ تو سمجھیئے کہ دلہن نے دام محبت میں سب کو گرفتار کرلیا اور اپنے آپکو صرف عزت دار ثابت نہیں کیا بلکہ تمام سسرال والوں کو غلام بنا لیا۔ اشرف الناس خادمہم

ط۔ ل۔ لڑکیوں کو جہیز دینا بیشک سنت ہے لیکن جہیز دینیکا جو طریقہ آجکل عام طور پر مسلمانوں میں رائج ہے وہ ہمارے نزدیک بیحد محتاج اصلاح ہے۔

ہمارے خیال میں اسکی ضرورت نہیں ہے کہ جہیز میں وہ تمام چیزیں دیجائیں جو لڑکی کی نئی زندگی کیلئے ضروری ہیں۔ نئی زمانہ جائداد غیر منقولہ یا نقدی کی صورتمیں جہیز دینا زیادہ مناسب ہے اور اگر جائداد یا نقدی کا قانون وقف علی الاولاد یا کسی اور ذریعہ مؤثر سے تحفظ کردیا جائے تو اور بھی مفید ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منشی ظفر علیخان

ذیل کا مضمون بدقسمت ظفر علی خاں (جسکو قسات سال قید اور ایکہزار روپیہ جرمانہ کی سزا لاہور کی عدالت سے ہوئی ہے اور یہ قید کالا پانی جاکر بھگتنی ہوگی) کے متعلق رسالہ اسوۂ حسنہ میرٹھ بابتہ ماہ جنوری ۱۹۱۵ء میں شائع ہوا تھا چونکہ یہ مضمون مسٹر ظفر علیخان صاحب کی اندرونی و بیرونی حالت پر ایک خفیف سی روشنی ڈالتا ہے اسواسطے بجائے اسکے کہ احمدیہ قلم سے اونکی تصویر کھینچی جائے۔ غیر احمدی مصور نے جو نقاش کے نقش و نگار دکھائے ہیں وہ زیادہ دلکش ہو کر احمدیت سے شکایت کا کسیکو موقعہ نہ دینے والے ثابت ہونگے۔ چنانچہ وہ مضمون ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

منشی ظفر علیخانصاحب اور اُن کے دلچسپ اخبار ستارۂ صبح نے کچھ عرصہ سے مسلمانان ہند کے روحانی اور مذہبی حلقوں میں ایک غضبناک ہلچل پیدا کر رکھی ہے اور ہر طرف سے اُنپر لعن و طعن کی بوچھار ہو رہی ہے منشی صاحب کا قصور یہ ہے کہ آپ نے ؎

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکاں برد

کی پرواہ نکر کے بعض مشہور اولیاء کرام پر۔ جو اگر اور کسی وجہ سے نہیں تو کم از کم اُحْسِنُوْا اِذْکُرُ مَوْتَاکُمْ کے مقدس ارشاد اور مفید تمدنی اصول کی بناء پر واجب الرحم اور قابل تکریم تھے۔ اپنے اخبار میں نہایت سخت اور گستاخانہ حملے کئے اور تصوف و اہل تصوف کے بدنام کرنیمیں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔

جرم واقعی سنگین ہے۔ مگر ہمارے نزدیک اُس کی تمام ذمہ داری غریب ظفر علی ہی پر نہیں بلکہ کچھہ قوم پر بھی عائد ہوتی ہے منشی ظفر علی خانصاحب ایک مخلص اور سچے دنیا دار آدمی ہیں اور دنیا دار بھی اُن معنوں میں جو ہمارے علماءُ سُنّ نجح کے ایجاد کردہ ہیں اس لئے قدرتی طور پر آپکی دیرینہ ضرورتیں بہت بڑھی ہوئی ہیں۔ ان ضرورتوں کے پورا کرنے کیلئے کوئی نہ کوئی سبیل ہونی چاہیئے۔ منشی صاحب کے پاس علمی قابلیت اور ذکاوت و ذہانت کے سرمایہ کی کمی نہیں۔ ان کی تحریری جدت طرازی اردو ادب کے لئے یقیناً مایۂ زینت ہے۔ مذاق سنجی و ظرافت نگاری میں انکو خاص ملکہ ہے۔ ہجو نویسی میں بھی وہ دہلی کے مولنا مرزا حیرت اور میرٹھ کے جناب مجدد السنۂ مشرقیہ سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔ مگر وہ قوم کی اس ناقدری کو کیا کریں کہ جب کبھی اپنی خداداد قابلیتوں کو مفید اغراض میں صرف کرتے ہیں تو انکی دماغ سوزی کے بہترین نتائج بھی باینہمہ نمکینی و شیرینی عوام الناس کے کام و زبان کو متلذذ کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ اور قوم انکے اخبار کے ساتھہ بھی وہی سلوک کرنا چاہتی ہے جو با اصول اور مفید پرچوں کے ساتھہ علی العموم کیا جاتا ہے نا عاقبت اندیش محمد علی کیطرح انجام بین منشی صاحب اخبار کی قربان گاہ پر اپنی جائداد کی قربانی چڑھانے سے تو رہے ایک باضابطہ دنیا دار کے لئے پیٹ پالنے کے علاوہ کچھہ نہ کچھہ پس انداز کرنا۔ بھی ضروری ہے۔ ناچار منشی صاحب کو ایک نہ ایک سلسلہ اپنے اخبار میں ایسا جاری رکھنا ہے۔ جس سے وہ سرزمین ہما ہمارت کے جدال پسند باشندوں کے جذبات کی مدارات کر سکیں۔ نظر بندی سے مشروط آزادی ملنے کے بعد سیاست کے دنگل میں تو وہ اپنی کشتی گیری کا کمال دکھا نہیں سکتے تھے۔ اسلئے لنگر لنگوٹ کسکر مذہبی اکھاڑے میں کود پڑے۔ حسب معمول پہلے ہندوؤں سے دو دو ہاتھہ ہوئے۔ پھر احمدیہ فرقہ کی شامت آئی۔ اور اب سارا زور اولیائے کرام اور تصوف کی مخالفت میں صرف کیا جا رہا ہے ممکن ہے کہ اس مذموم طرز عمل سے منشی صاحب اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے ہوں۔ لیکن آپ نے اِن لوگوں کی راہ میں جو واقعی موجودہ متصوفین اور رائج الوقت تصوف میں اصلاح کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ سخت ترین مشکلات پیدا کر دی ہیں ان مصلحین کی باصول کوششیں اب بجائے پسندیدگی کی وہمدردی کے نظرت و عناد کی نظر سے دیکھی جاتی ہیں۔ مگر باایں ہمہ منشی صاحب کا قصور اس سے زیادہ نہیں ہے کہ آپ نے اپنی اولوالعزمانہ دنیا طلبی کے لئے ایک ایسا ذریعہ اختیار کیا ہے۔ جو کسیطرح اسکے مناسب نہیں ہے اور جسکے مناسب حال بنانے کیلئے آپ کو خواہ مخواہ ایسا طرز عمل اختیار کرنا پڑتا ہے۔ جس سے قوم و ملت کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ اس قسم کی اولوالعزمیوں کی لئے ریاستوں کی ملازمت ہی کچھہ زیادہ موزوں ہے اخبار نویسی کا غربت زدہ پیشہ ان کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

قوم کا قصور یہ ہے کہ اگر حوادث زمانہ کسی لائق اور ہونہار شخص کو اُسکی سرپرستی

(فاروقی)

ا ظفر علی خانصاحب نے اس اخبار کو خود نہیں نکالا۔ اسکے نکالنے والے اور ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیتے ہیں تو وہ مربیگری کے فرائض کما حقہا
انجام نہیں دیتی۔ جب منشی ظفر علی خانصاحب نے
ملازمت سے کنارہ کش ہوکر قومی خدمت کے
میدان میں قدم رکھا ہے ہمارا فرض تھا کہ ہم ان
کی ادبی قابلیت کی مناسب قدر کرتے اور
ان سے وہی کام لیتے جس کیلئے وہ فطرتاً
سب سے زیادہ موزون تھے مگر ہم نے بے
سوچے سمجھے ایک ادیب محض کے سر پر فوراً
ہی سیاسی اور مذہبی رہنمائی کی پگڑی باندھ
دی اور اُس غریب کی ادبی قابلیت کی داد ہی
اسوقت دی جب کسی سیاسی یا مذہبی مضمون
میں اسکا اظہار کیا گیا۔ ایسی ہی اصولی غلطیوں
کا نتیجہ ہے کہ ہمارے بعض لیڈر صاحبان
گرگٹ کے سے رنگ بدلتے رہتے ہیں۔ اور
اپنی بے اصولیوں سے قومی فواید کو پامال
کر رہے ہیں۔ اب بھی اگر منشی ظفر علی خانصاحب
کو قوم اسکا اطمینان دلادے کہ جو آمدنی
اُن کو اسوقت ستارۂ صبح سے ہو رہی ہے
ایک خالص علمی اور ادبی پرچہ سے بھی اتنی
ہی آمدنی ہونی ممکن ہے تو اُمید ہے کہ
منشی صاحب بھی خواہ مخواہ مذہب و سیاست
میں دست اندازی کرنا پسند نہیں کرینگے
یا کم از کم اپنے نقصان رساں رویہ سے
باز آجائینگے۔ اگر منشی صاحب کے
مخالفین سب اسکی کوشش کریں تو کامیابی
ہوسکتی ہے۔

تصوف اور اولیاء کرام پر جو حملے منشی
صاحب نے کئے ہیں ہمارے نزدیک انکا بہترین
جواب یہی ہے کہ جواب نہ دیا جائے اور ہماری
مذکورۂ بالا تجویز کو عمل میں لانے کی کوشش کی
جائے۔ باقی یہ امید رکھنی کہ تحریر و زی سی
منشی ظفر علی خان جیسا شخص مرعوب
ہو جائیگا۔ ایک خیال خام ہے۔

مجرب دوائیں طلب فرمائیں

ا۔ شربت فولاد۔ جو طاقت اور خون صالح
پیدا کرتا ہے۔ قوت ہاضمہ کو قوی کرتا ہے۔ اعضاء
رئیسہ کو تقویت بخشتا ہے فی بوتل کلاں ۳؎

۲۔ شربت دافع قبض۔ قبض کو رفع کرتا ہے
اور بلا کسی ضعف و کمزوری کے اجابت بافراغت
روزانہ ہو جاتی ہے۔ کسی قسم کا پرہیز نہیں فی شیشی کلاں ۳؎

۳۔ چٹنی۔ نہایت خوش ذائقہ ہے۔ غذا کو
ہضم کرتی اور اشتہا کو بڑھاتی ہے فی سیر عمدہ

۴۔ بخار کی گولیاں۔ یہ گولیاں ہر قسم کے
بخار کو دور کرکے خون کو صاف کرتی ہیں۔ اور
قبض نہیں ہونے دیتیں۔ فی درجن ۱؎

۵۔ حب قبض کشا۔ ہر قسم کی قبض کو دفع
کرتی ہیں۔ اور بھوک لگاتی ہیں۔ فی درجن ۱؎

۶۔ علاوہ ازیں ایسے مایوس مریضوں کا
جنکے اولاد نہیں ہوتی اور تمام عمر علاج کرتے
کرتے گذر گئی اور پھر ناکام رہے۔ خدا کے
فضل سے اگر وہ اپنا علاج مجھ سے شروع کردیں
تو انشاء اللہ اس قادر قیوم کے فضل سے اور مسیح
موعود کے صدقہ سے ان کے گھر اولاد ہوگی
مفصل حالات لکھکر بھیجدیں۔ انکا علاج کیا
جائیگا۔ اور کامیابی خدا کے فضل و کرم سے
ضرور ہوگی۔ خدا کی ذات سے ناامید ہونا
مومن کی شان نہیں حضرت خلیفۃ المسیح
ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اس عاجز کے تیار
کردہ شربت فولاد اور چٹنی کا استعمال
فرمایا ہے۔ ہر دو ادویات کو مفید پاکر ارشاد
کیا ہے کہ میری تیار کردہ ادویات کو حاجتمند احباب ضرور
استعمال کریں۔ میں اور دوائیں بھی تیار کرتا ہوں جنکی تفصیل
مفصلہ ذیل پتہ سے خط و کتابت کرنیپر معلوم ہوسکتی ہے۔
ادویات مندرجہ بالا سریع التاثیر اور مفید تر ہیں محصول ڈاک
بذمہ خریدار

المشتہر۔ حکیم نور احمد احمدی ایڈیٹر اخبار احمدی ایند کوتاہ جنبہ پلیڈر اکولہ
برار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اور آپکے خلیفہ اوّل حضرت مولانا مولوی نورالدین
صاحب کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اوّل کا بتایا ہوا

سرمہ ممیرا اور اسکی سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی ہی ہے جو امراض چشم کیلئے
بہت مفید ہے جسے حضرت مسیح موعودؑ کے حضور
ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا
آپؑ نے اسے بہت پسند فرمایا۔ اور فرمایا کہ یہ وہ
چیز ہے جس سے لوگ ہزاروں روپیہ کماتے
ہیں میں نے حضورؑ کی اجازت کے بعد سلسلہ
کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے
شائع کیا۔ اور خدا کا شکر ہے کہ بہت لوگوں نے
اس سے فائدہ اٹھایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

میں اس سرمہ اور ممیرے کو ہمیشہ اسی نیت
سے مشتہر کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ کا مصدقہ
ہے اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفہ اولؓ کا تجویز کردہ
ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہیں۔ یا
حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت چشم چاہتے
ہیں وہ اس کو استعمال کریں حضرت حکیم الامت
نے اسکے متعلق فرمایا۔ برائے امراض چشم بسیار مفید
یہ سرمہ دہند۔ جالا۔ پھولا۔ پُردہ آل۔ سیاہ اور سرخی
چشم اور ابتدائی موتیا بند و دیگر امراض کیلئے
مفید ہے قیمت سرمہ اول فتیولہ ۱؎۔ اصلی ممیرا
کی قیمت فتیولہ ۱؎۔ یہ سرمہ جسکی آنکھیں دکھتی ہوں انکیلئے بہت مفید ہے اور مجرب اور مقوی بصر ہے خصوصاً طلباء کیلئے

سلاجیت

سلاجیت بمحیط اعظم سے نقل کیا ہے جسکی
عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضا نافع سرع مشتہی طعام قاطع بلغم و
ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء زردی رنگ و تنگی نفس و ق
شیخوخیت فاسد بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سدو گرد و مثانہ و
سلس البول و سیلان منی و بیوست دور و مغاصل کیلئے بہت
مفید ہے بقدر دانہ نخود ہمراہ دودھ استعمال کریں قیمت قسم اول فتیولہ ۱؎

المشتہر۔ احمد نور کابلی تاجر مہاجر قادیان پنجاب

(فاروق پریس قادیان میں باہتمام دیم قاسم علی پرنٹر و پبلشر میں چھپکر فاروق منزل سے شائع ہوا۔)